فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات

فورٹ ولیم کالج کا قیام: ۱۰، جولائی ۱۸۰۰ء۔ باضابطہ آغاز: گورنر جنرل مارکوئس ولزلی نے باضابطہ داغ بیل ڈالی۔ اس کا قیام فورٹ ولیم قلعہ (کلکتہ) میں ہوا، اس وجہ سے فورٹ ولیم کالج کے نام سے جانا گیا۔

اغراض و مقاصد: انگریز افسروں کو ہندوستانی زبان سے روشناس کرانا اور حکومت کرنا۔ کالج کی ذمہ داری ڈاکٹر جان گلکرسٹ کو سپرد کی گئی اور انھیں کے سایۂ عاطفت میں یہ کالج پروان چڑھا۔ کالج کا چیف منشی: میر بہادر علی حسینی، سکنڈ منشی: تارنی چرن متر۔ ادبی خدمات کے لئے ایک خوش نویس، ایک ناگری نویس، ایک قصہ خواں مقرر کیا گیا۔ کالج کا خاتمہ: جنوری ۱۸۵۴ء میں گورنر جنرل کے حکم سے کالج کا باضابطہ طور پر خاتمہ ہو گیا مگر فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

اردو شاعری کے مقابلے میں اردو نثر کی عمر بہت کم ہے۔ دکن کی طویل اردو تاریخ میں ''سب رس'' کے علاوہ اور کوئی دوسرا قابل ذکر ادبی کارنامہ نظر نہیں آتا، جب کہ شاعری میں بے شمار اہم مثنویاں موجود ہیں اور یہی صورت حال شمالی ہند میں اردو کی ادبی تاریخ کی بھی نظر آتی ہے۔ اٹھارہویں صدی عیسوی میں میرؔ و سوداؔ جیسے شاعر پیدا ہوئے لیکن اس کے باوجود اردو کے نثری ارتقا کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہوا، اگر چہ ''نوطرز مرصع'' کی زبان فارسی و عربی الفاظ و تراکیب اور استعارات و تشبیہات سے مزین ہے لیکن در حقیقت یہ کتاب اردو نثر کی تاریخ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر چہ اٹھارہویں صدی عیسوی میں شمالی ہند میں ''نوطرز مرصع'' کے علاوہ ''قصہ مہر

افروز ودلبر''، ''کربل کتھا''، ''نوآئین ہندی'' اور ''عجائب القصص'' بھی موجود تھیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اردو نثر کو اس صدی میں وہ قدر و منزلت نصیب نہیں ہوئی جو فورٹ ولیم کے قیام کے بعد حاصل ہوئی۔

فورٹ ولیم کالج کے قیام کا پس منظر اور اس کی ادبی خدمات

فورٹ ولیم کالج کا قیام جس زمانے میں ہوا وہ ہندوستان کی تاریخ کا پرآشوب دور تھا۔ صوبائی بغاوتیں شہنشاہیت کو نقصان پہنچا رہی تھیں۔ ہندوستان پر روز بروز انگریزوں کا تسلط بڑھتا جا رہا تھا۔ مغل سلطنت کی کمزوری کے باعث اس کھنڈر پر نئی طاقتیں نئے راج محل کھڑی کر رہی تھیں۔ ۱۷۹۹ء میں ٹیپو سلطان کی شکست اور شہادت کے بعد انگریزوں کے حوصلے بلند ہو گئے اور مکمل ہندوستان پر حکومت کا خواب پورا ہوتا ہوا نظر آیا۔

سیاسی اقتدار حاصل کرنے اور حکومت کا کاروبار چلانے کے لئے انگریز افسروں کا دیسی زبانوں سے واقف ہونا ضروری تھا۔ فارسی کا عروج ختم ہو چکا تھا۔ اردو ایک عوامی زبان کی حیثیت سے بولی اور سمجھی جاتی تھی عوام میں اردو کا چرچا ہونے لگا تو انگریزوں نے اپنے بڑھتے ہوئے طاقت و رسوخ اور دائرۂ حکومت کو دیکھ کر یہ ضرورت محسوس کی کہ حکومت اور تجارت کرنے کے لئے یہاں کی مقامی زبان سیکھنا ایک لازمی امر ہے تاکہ انگریز افسران ہندوستانی لوگوں سے بہتر سے بہتر رابطہ قائم کر سکیں۔ چنانچہ ارباب اقتدار اس زبان کو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے مجبور تھے جس کی وجہ سے فورٹ ولیم کالج کا قیام عمل میں آیا۔ گورنر جنرل نے کلکتہ میں اس کالج کے قیام کا منصوبہ بنایا۔ لارڈ وزلی کا منصوبہ، ۱۰ جولائی ۱۸۰۰ء کو منظور ہوا لیکن اس کے پرچار کے لیے ۱۸۰۰ء کی تاریخ ڈالی گئی۔ یہ کالج فورٹ ولیم نام کے قلعہ میں قائم ہوا اس لیے فورٹ ولیم کالج کہلایا۔

فورٹ ولیم کالج کا قیام چونکہ سرکاری طور پر منظم کاوش تھی اس لئے اس کا اردو نثر کی ترقی و رفتار پر خوشگوار اثر پڑا۔ مندرجہ بالا عنوان سے کالج کے مقاصد پر روشنی پڑتی ہے لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ کالج کے قیام کا مقصد سیاسی اقدام کے تحت ہوا تھا لیکن یہی مقصد ہندوستانی زبانوں کے روشن مستقبل کا باعث بن گیا۔ اردو نثر کی تاریخ میں فورٹ ولیم کالج کی اہمیت اور خدمات کو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ اس کالج کی چھپی ہوئی تمام کتابیں کسی علمی

اور سنجیدہ موضوع پر نہیں لکھی گئیں۔ان میں اکثر و بیشتر کہانیوں اور قصوں پر مشتمل ہیں لیکن اس کالج کی تخلیقات کے ذریعہ اردو نثر کو زندگی، روشنی اور توانائی حاصل ہوئی۔

لارڈ وزلی نے کالج کے معاملات میں بہت دلچسپی لی انھوں نے کالج میں بہت سے شعبہ قائم کئے اور لائق استادوں کا انتخاب بھی کیا۔ڈاکٹر جان گلکرسٹ ہندوستانی زبان کے شعبہ کے صدر منتخب ہوئے۔ چونکہ اس کالج کے قیام کا اصل مقصد انگریزوں کو ہندوستانی زبان سے آشنا کرانا تھا لیکن اس وقت اس زبان کے پاس علمی سرمایا بہت کم تھا۔داستانوں اور مذہبی تحریروں کی شکل میں کچھ نثری کتابیں موجود تھیں لیکن ان پر فارسی کے مرصع و پر تصنع اسالیب کا گہرا اثر تھا جس کے سبب یہ کتابیں تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے سے معذور تھیں اور انگریز طلبہ کو ایسی کتابوں کی ضرورت تھی جو سادہ اور بامحاورہ ہوں اور عام بول چال کی زبان سے قریب تر ہوں۔اب ان اہل قلم کی ضرورت محسوس ہوئی جو لکھنے کا کام انجام دے سکیں۔گلکرسٹ نے فورٹ ولیم کالج میں رہ کر اردو زبان کی زبردست خدمات انجام دیں۔ مصنفین کی خدمات حاصل کرنے کے لئے اشتہار جاری کیا گیا اور اس کوشش سے کلکتہ میں سارے ملک سے ایسے اہل قلم جمع ہو گئے جو لکھنے کی خداداد صلاحیت وقوت رکھتے تھے۔ان میں سے چند قابل ذکر مصنفین اور انکی کتابوں کے نام یہ ہیں:

۱۔میر امن؛ ــــــــــــــــــــ باغ و بہار، گنج خوبی

۲۔میر شیر علی افسوس؛ ــــــــــــ باغ اردو، آرائش محفل

۳۔مرزا علی لطف؛ ــــــــــــ گلشن ہند،

۴۔میر بہادر علی حسینی؛ ــــــــــــ نثر بے نظیر، اخلاق ہندی، تاریخ آسام، رسالہ گلکرسٹ

۵۔میر حیدر بخش حیدری؛ ــــــ قصہ مہر و ماہ، آرائش محفل، قصہ لیلہ مجنوں، ہفت پیکر، گلزار دانش، تاریخ نادری

۶۔کاظم علی جواں؛ ــــــــــــ شکنتلا ناٹک، تاریخ فرشتہ، بارہ ماسہ،

۷۔نہال چند لاہوری؛ ــــــــ مظہر عشق،

۸۔للولال جی؛ ــــــــــــ لطائف ہندی، سنگھاسن بتیسی، قصہ مادھونل و کام کنڈلا،

۹۔مظہر علی خاں ولا۔۔۔۔۔۔۔ ترجمہ کریما، اخلاق ہندی، ہفت گلشن

۱۰۔ گلکرسٹ۔۔۔۔۔۔۔انگریزی ہندوستانی لغت، اردو کی صرف ونحو، بیاض ہندی وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں،فورٹ ولیم کالج کے مصنفین اوران کی یہ کتابیں بطور حصر نہیں بلکہ ان میں سے چند اہم کتابوں کا نام یہاں پر بیان کیا گیا ہے۔

جب کتابیں تیار ہونے لگیں تو انہیں کتب خانے اور پریس کی ضرورت محسوس ہوئی اور گلکرسٹ ہی کی کوشش سے ایک بڑا کتب خانہ اور پریس بھی قائم کیا گیا تھا جس میں ''نستعلیق'' ٹائپ سے کتابیں چھاپی جاتی تھیں۔چنانچہ اردو کے محسن گلکرسٹ نے اردوزبان کے فروغ میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا جس کے بارے میں بابائے اردومولوی عبدالحق بیان کرتے ہیں:

''جواحسان ولی نے اردوشاعری پر کیا تھاوہی احسان گلکرسٹ نے اردونثر پر کیا ہے۔''

(نورالحسن نقوی،تاریخ ادب اردوص ۲۶۴)۔

فورٹ ولیم کالج میں جو کتابیں تیار ہوئیں وہ ایسے لوگوں کے لیے تھیں جواردوزبان سیکھنا چاہتے تھے۔اسی لئے یہ کتابیں سادہ اور سلیس زبان میں تیار کی گئیں۔اردوقواعد کی کتابیں اورلغات بھی تیار کی گئیں۔اردو میں جو بھی کتابیں موجود تھیں وہ مشکل زبان میں تھیں اور یہ کتابیں تمام تر مذہبی تھیں۔تاریخ اور دوسرے علمی موضوعات پر اردو میں کتابیں نہیں تھیں۔اس کی وجہ یہ تھی کہ علمی و ادبی کاموں کے لئے ایک مدت تک فارسی استعمال کی جاتی تھی اس وجہ سے فورٹ ولیم کالج میں سادہ سلیس اور بامحاورہ زبان میں کتابیں لکھوائی گئیں۔اوران تخلیقات نے اس میں وسعت،وقار اور بلندی کا اضافہ کیا۔اس کالج کے مصنفین نے ادب کوایک نئی راہ پر لگایا،اورایک ایسا مستحکم راستہ نکالا جس پرآگے چل کر دوسرے ادیبوں نے اس راہ کواور خوبصورت بنایااوراس میں سب سے اہم مقام میرامن کے''باغ وبہار'' کا ہے۔جس نے اردونثر کوایک نئے اسلوب سے متعارف کرایا۔

کالج کے قیام کے وقت دوتین باتوں کو اہمیت دی گئی یعنی انگریزی ملازمین کے لئے باقاعدہ کالج میں اہل زبان کو ملازم رکھا جائے۔ ہندوستانی یا اردوزبان میں جوشمالی اور وسطی ہند کے علاوہ جنوب میں بھی سمجھی جاتی ہے اہم کتابوں کے تراجم کئے جائیں اورایسی کتابوں کی ترتیب دی جائے جس کی مدد سے زبان سے واقفیت ہونے کے ساتھ ساتھ یہاں کے جغرافیائی وتاریخی

وتہذیبی اور مذہبی حالات سے بھی واقفیت ہو، اور اس کے لئے نثر کو ہی منتخب کیا گیا کیونکہ اس کام کے لئے نثر ہی موزون اور مناسب تھا۔ جیسا کہ فخر الاسلام اعظمی اس کے بارے میں رقمطراز ہیں:

> ''اس مقصد کے تحت اس کالج میں ملک کے مختلف حصوں سے ادیبوں کو جمع کیا گیا کہ وہ سادہ اور عام فہم زبان میں ایسی کتابیں لکھیں جن سے ہندوستان کے رسم ورواج، عقائدو عادات اور زندگی کے اہم پہلوؤں سے واقفیت حاصل ہو سکے۔ اس طرح اس کالج نے علمی وادبی تصانیف کی سرپرستی اور زبان کی تشکیل و ترویج اور اس زبان کو نئے رجحانات سے روشناش کرانے میں نمایاں کردار اور اردو نثر کو معیاری، علمی وادبی موضوعات کا وسیلہ بننے میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔''

(ادب نما، ص ۲۰۰)

فورٹ ولیم کالج میں تقریباً سبھی موضوعات پر کتابیں ترجمہ وتالیف ہوئیں لیکن داستانوں کے ترجمہ پر خصوصاً توجہ دی گئی کیونکہ داستان وہ واحد صنف ہے جس کے ذریعہ کسی بھی ملک وقوم کی تہذیب کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ زبان سیکھنے اور کلچر کو جاننے کے لئے داستانوں کا مطالعہ اشد ضروری ہوتا ہے یوں تو فورٹ ولیم کالج ۱۸۵۴ء تک قائم رہا لیکن اس کے ابتدائی کچھ سالوں ہی میں تصنیف وتالیف اور ترجمہ کا کام زور شور سے ہوا خصوصاً گلکرسٹ کی موجودگی میں عربی فارسی اور سنسکرت کی اہم کتابوں کے ترجمہ ہوئے۔ گلکرسٹ کی سرپرستی کا دور ہی کالج کی کارکردگی کا نمایاں دور رہا۔

فورٹ ولیم کالج کے مصنفین کی نثری خصوصیات

ہندوستان پر آہستہ آہستہ قابض ہونے والی قوم یعنی انگریز جب اس پر مکمل طور پر اپنا تسلط قائم کر لئے تو انھوں نے فورٹ ولیم کالج قائم کیا جہاں اہل زبان کو محض اس لئے رکھا گیا کہ وہ انگریزوں کے لیے ہندوستان میں مقبول ترین کتابوں کو بزبان ہند اس انداز سے لکھیں کہ انگریز افسران صرف یہاں کی زبان کے ساتھ ساتھ یہاں کی تہذیب و معاشرت سے بھی واقف ہوجائیں۔ ہندوستان کے لائق و فائق اہل زبان نے اس عہد کی مشہور اور اہم کتابوں کا ترجمہ

بزبان اردو کر کے اردو نثر کے لئے راہ ہموار کر دی۔

کالج میں قصہ کہانیوں کے علاوہ دوسرے مضامین مثلاً تاریخ، جغرافیہ اور قانون کے کتابوں کا بھی ترجمہ کیا گیا اور انگریزوں کا مقصد ہندوستانی تہذیب سے واقفیت کرنا تھا اس لئے داستانوں کے تراجم ان کے لئے زیادہ سودمند ثابت ہوئے جن کے مطالعہ سے نہ صرف زبان و بیان کی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے بلکہ ملک کی تہذیب وتمدن کو بھی سمجھا جاسکتا ہے نیز کالج کے مصنفین کی نثر کا نشان امتیاز سادگی و پرکاری ہے۔ نثر لکھنے کی یہ ایک اجتماعی کوشش اور شعوری جدو جہد تھی اس میں جس شعور کو دخل تھا وہ زبان کو سادہ اور عام فہم بنانے کا مطالبہ تھا اس کے علاوہ ایسے ایسے موضوعات اختیار کئے گئے جس سے قاری کی دلچسپی برقرار رہے وہ انھیں جی جان سے بلاتکلف پڑھ سکیں جیسا کہ ان طلسماتی فضاؤں اور جادوئی کھیل تجسس کو ہوا دیتے رہیں زیادہ کارگر حربہ ہوتا ہے اس میں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جس کے ساتھ ساتھ اس زبان میں اس کا ذخیرۂ الفاظ صرف ونحو اور محاورات تحت الشعور میں پہناں پوشیدہ ہو کر ایک مسکراتی ہوئی زبان باہر آجاتی ہے اور مصنفین نے دلچسپی کا ایسا سامان فراہم کر دیا تھا جو اسلوب اور زبان و بیان کے اعتبار سے یہ پہلا قدم تھا۔

یہاں قابل غور نکتہ یہ ہے کہ یہ مواد کا مہتم بالشان عمارت کی مضبوط بنیاد بنانے کے لئے بہت کارآمد ثابت ہو۔ اس میں سلیس اور عام فہم زبان ہے وہ محض سادہ ہی نہیں رنگین بھی ہے اس لئے کہ اس کا موضوع رنگین تھا اور رنگین مناظر کو سادہ اور آسان زبان میں بیان کرنا بھی واقعہ نگاری کے خلاف ہے لیکن اس رنگینی کا وصف خاص یہ ہے کہ اس کا رنگ زیادہ تر آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں اس لئے کہ جو سادگی اور صفائی ہے وہ رنگوں کو بکھرنے نہیں دیتی لکھنے والا کہیں کہیں یقیناً بہکتا ہوا نظر آتا ہے لیکن پھسلتا نہیں، اس کا سبب اس کی طبیعت کی شرافت کے علاوہ اس فرمائش کا دباؤ بھی تھا جس میں ضرورت کو مقدم رکھا گیا تھا۔ فورٹ ولیم کالج میں جن داستانوں کے تراجم ہوئے ان میں رنگینی ہے عبارت آرائی، تشبیہات واستعارات، صفت پر صفت کا استعمال بھی نظر آتا ہے۔

ان داستانوں کا وصف خاص یہ ہے کہ وہ اس عہد کے زندگی کے بہت سارے شعبوں کو بے نقاب کرتی ہوئی نظر آتی ہیں مثلاً اس دور کی محل سرائیں، ان کے مکین، ان کی طرز بود باش، انداز

نظر، جن میں گہرائی سے زیادہ تنوع پسندی کا میلان، سیر سپاٹے کا شوق، غرض یہ کہ یہ داستانیں ان کی بہترین ترجمانی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں یہ اپنی روایت کی پاس دار تھیں ان کا سارا زور ہی خوش نمائی پر تھا۔ یہ خوش نمائی ان کی تحریر میں بھی چھلک پڑیں اور خوش نمائی کی اونچی لے انھیں بدنما بھی کر دیتی ہیں۔ وہ حسن معنی سے زیادہ مشاطگی فن پر زور دیتے تھے، ان میں استثنیٰ بھی تھا چنانچہ میر امن، حیدر بخش حیدری، کاظم علی جواں، مظہر علی ولا، اور نہال چند لاہوری ایسے ہی فن کار تھے جن کا کام وقتی داد حاصل کرنا نہ تھا، دائمی نقوش قائم کرنا تھا۔

میر امن کی ''باغ و بہار'' اور دوسری حیدر بخش حیدری کی ''آرائش محفل'' ایسی دو کتابیں ہیں جو مشترک خصوصیات کے باوجود منفرد اور ممتاز ہیں۔ جس میں باغ و بہار کو سب سے زیادہ شہرت و مقبولیت حاصل ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ اردو نثر کی شاہکار اور بنیادی کتاب ہے۔ یہ حقیقت ہے کی میر امن نے اردو کو باغ و بہار کی شکل میں نیا نثری اسلوب دیا ہے تقریر کو تحریر میں بدل دیا ہے بقول میر امن ''میں نے بھی اسی محاورہ سے لکھنا شروع کیا جیسے کوئی باتیں کرتا ہے'' میر امن کا یہی انداز بیان ان کی انفرادیت بن گیا۔ میر امن نے سادگی سلاست اور روز مرہ کے ساتھ فارسی الفاظ و تراکیب تشبیہات و استعارات کا خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔ ان کی زبان کی لطافت اور حلاوت پڑھنے والے کے دل کو چھوتی چلی جاتی ہے۔ بلا شبہ اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں لکھی جانے والی نثری کتابوں میں باغ و بہار ایک منفرد مقام رکھتی ہے اسلوب کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ اس کی خوبی یہ بھی ہے کہ یہ کتاب اپنے عہد کی عکاس ہے پورے قصے میں ہندوستانی تہذیب کی جھلکیاں دکھائی دیتی ہے۔

حاصل کلام یہ کہ گلکرسٹ کی ادب شناسی تھی کہ اس نے اپنے عہد کی معروف اور اہم ترین کتابوں کا انتخاب کر کے ان کے تراجم کا کام کالج کے مصنفوں کے سپرد کیا۔ فورٹ ولیم کالج کی کتابوں کا موضوع محدود نہیں تھا یہاں ہر موضوع پر کتابیں تیار کی گئیں۔ یہاں تک کہ کالج میں قرآن شریف کے ترجمے بھی کیے گئے اگر چہ کالج کا مقصد انگریز افسروں کو اردو سکھانا تھا لیکن کالج میں زبان و قواعد کی کتب کے ساتھ ساتھ ادب، فلسفہ، تاریخ، مذہب، وغیرہ غرضیکہ ہر موضوع پر کتابیں ترتیب دی گئیں جس کا براہ راست اردو زبان کو فائدہ پہنچا۔ جو زبان اٹھارہویں صدی تک

صرف شاعری تک محدود تھی اسے علمی درجہ بھی حاصل ہو گیا اور یہ تسلیم کیا جانے لگا کہ اردو زبان میں اچھی نثر بھی لکھی جا سکتی ہے۔

اردو نثر کو فروغ دینے میں فورٹ ولیم کالج نے اہم کردار ادا کیا ہے، اردو نثر کو کالج کے نثر نگاروں نے نیا اسلوب دیا۔ اگر فورٹ ولیم کالج کا قیام عمل میں نہ آتا تو شاید کچھ اور طویل عرصہ تک اردو نثر ''نوطرز مرصع'' کے انداز میں پڑھی جاتی۔ فورٹ ولیم کالج کا اردو افسانوی ادب پر یہ بھی احسان ہے کہ اس کی بدولت اردو افسانوی ادب کو بہت سی اہم فارسی اور سنسکرت کی داستانیں مل گئیں۔ بلا شبہ اردو ادب کی تاریخ میں فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اسے اردو نثر کے فروغ کے لئے ایک تحریک بھی کہا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ZAIBUN NISA

ISBN: 978-93-83558-79-7

اشاعت : 2015

قیمت : ₹ 163

کاغذ : 80Gsm سن شائن

مطبع : جے۔ کے۔ آفسیٹ، دہلی۔ 110006

ناشر : زیب النساء

سرورق : ڈوکومنٹ سولوشنس، نئی دہلی۔110025

یہ کتاب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے۔

تقسیم کار:

- مکتبہ جامعہ لمٹیڈ، علی گڑھ۔202002
- ایجوکیشنل بک ہاؤس، یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ۔202002

زاویۂ نظر
زیب النساء